

## رموزِ بے خودی (آغاز اور تراجم و تحذیفات)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

### آغاز

اسرارِ خودی کی تکمیل فروری ۱۹۱۵ء میں ہوئی اور اس کی اشاعت ۱۲ ستمبر ۱۹۱۵ء کو عمل میں آئی۔ اس زمانے سے، اقبال کو حصہ دوم لکھنے کا خیال تھا، لہٰذا اکتوبر ۱۹۱۵ء کو نثری سراج الدین کو لکھتے ہیں کہ دوسرے حصے کے مضامین میرے ذہن میں ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ حصہ اس حصے سے زیادہ ہوگا، کم از کم مطالب کے اعتبار سے۔ اقبال سے منسوب عاشق حسین بٹالوی کا یہ قول کہ:..... اسرارِ خودی پر عبدالرحمن بجنوری کا مضمون پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ رموزِ بے خودی کا لکھا جانا بے حد ضروری ہے۔ اس لیے غلط ہے کہ بجنوری نے صرف مثنوی اسرارِ خودی پر نہیں، بلکہ Iqbal - His Persian Masnavis کے زیر عنوان دونوں مثنویوں پر بحث کی تھی اور یہ مضمون رموزِ بے خودی کی اشاعت (۱۰ اپریل ۱۹۱۸ء) کے تین ماہ بعد رسالہ *East and West* (جولائی ۱۹۱۸ء) میں شائع ہوا تھا۔

درحقیقت رموزِ بے خودی کوئی نیا منصوبہ نہ تھا، بلکہ اسرارِ خودی ہی کی توسیع تھی اور اسی کا تسلسلِ خیال، اسی لیے اوائل میں اقبال نے احباب کے نام خطوط میں جہاں بھی رموزِ بے خودی کا ذکر کیا، اسے اسرارِ خودی کا حصہ دوم قرار دیا۔ مگر چند ماہ بعد اس کا نام رموزِ بجنودی ہو گیا۔ ”میں فارسی مثنوی کے دوسرے حصے کی تکمیل میں مصروف ہوں۔ اس کا نام رموزِ بے خودی ہوگا“۔

رموزِ بے خودی کا آغاز ۱۹۱۵ء کے آخری ایام یا ۱۹۱۶ء کے ابتدائی دنوں میں ہوا۔ اکثر حصے ۱۹۱۶ء اور ۱۹۱۷ء میں لکھے گئے اور تکمیل نومبر ۱۹۱۷ء میں ہوئی (۱۳ اور ۲۷ نومبر کے درمیان)۔ بعد ازاں قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے سنسر کے محکمے کو دکھائی گئی۔ جو مسودہ سنسر کے لیے بھیجا گیا، وہ اقبال میوزیم،

اقبالیات ۵۹:۳۱ — جنوری - جولائی ۲۰۱۸ء

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی — رموزِ بنجودی.....

لاہور میں محفوظ ہے اور اس کے ہر صفحے پر سنسر کرنے والے افسر کے مخفف دستخط (initials) موجود ہیں۔ آخری صفحے پر پورے دستخط مع تاریخ اس طرح درج ہیں:

△  
AbdulAziz  
25.12.17

بظاہر یہی لگتا ہے کہ محکمہ سنسر نے کوئی شعر نہیں کاٹا۔ البتہ بعض اشعار، معلوم ہوتا ہے، بعد میں خود اقبال نے قلمزد کر دیے۔ اگر سنسر والے کوئی شعر کاٹے تو احباب کے نام خطوط میں، جہاں وہ مثنوی کی تحریر و تصنیف، تکمیل و اختتام اور کتابت و طباعت وغیرہ کے بارے میں تازہ ترین صورت حال کی اطلاع بہم پہنچاتے رہتے تھے، اشعار کے قلمزد ہو جانے کا ذکر بھی کرتے۔

مولانا گرامی نے بطور تقریظ چند اشعار لکھے تھے، مگر اقبال کے خیال میں یہ اشعار رموزِ بے خودی کی نسبت اسرارِ خودی کے لیے زیادہ مناسب تھے۔ توقع تھی کہ گرامی رموزِ بے خودی کے لیے نئی تقریظ لکھیں گے اور اس کے لیے اقبال منتظر بھی رہے۔ مگر گرامی بروقت تقریظ نہ لکھ سکے۔ اسی اثنا (دسمبر کے آخری ایام) میں مثنوی کتابت کے لیے دے دی گئی۔ تقریباً تین ماہ کتابت و طباعت کے مراحل میں گزر گئے، حتیٰ کہ اپریل ۱۹۱۸ء کے پہلے عشرے میں کتاب چھپ کر تیار ہو گئی۔<sup>۱۱</sup> اور اپریل کے وسط میں، احباب کو اس کے نسخے روانہ کیے گئے۔

رموزِ بے خودی کی اولین اشاعت کا اہتمام بھی حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی نے کیا۔ سرورق اور آخری صفحے کی بیل کا ڈیزائن بھی وہی ہے، تاہم رموزِ بے خودی کی بیل سرخ رنگ میں طبع کی گئی ہے۔ سرورق پر مثنوی کا پورا نام اس طرح درج ہے:

”مثنوی رموزِ بے خودی یعنی اسرارِ حیات ملیہ اسلامیہ“<sup>۱۲</sup>  
آخری صفحے پر، سرخ بیل کے اندر یہ عبارت موجود ہے:

### اطلاع

بموجب ایکٹ ۱۹۱۴ء کا پی رائٹ مجریہ فروری ۱۹۱۴ء مثنوی ہذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

(مصنف)

دیباچے کے چودہ سطرے مسطر کے دو صفحات پر صفحہ نمبر کا شمار نہیں کیا گیا۔ اگلے چھ صفحات (پیش کش بجزور ملت اسلامیہ) کو الف ب ج د ہ و سے شمار کیا گیا ہے۔ مثنوی صفحہ نمبر سے شروع ہو کر صفحہ نمبر ۱۳۹ پر ختم ہوتی ہے۔ بالکل آخری صفحہ خالی ہے۔ یہ علامہ اقبال کی پہلی کتاب ہے، جسے عبدالحمید [پرویں رقم] نے کتابت کیا۔ طبع اول میں کتابت اور املا کی متعدد اغلاط موجود ہیں جن کی تفصیل راقم کی کتاب تصانیف

اقبالیات ۵۹:۳۱ — جنوری - جولائی ۲۰۱۸ء

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی — رموزِ بنجودی.....

اقبال (طبع ۲۰۱۱ء، ص ۱۲۳-۱۲۴) میں دیکھی جا سکتی ہے۔  
رموزِ بے خودی کا ایک شعر اس طرح ہے:

اہل حق را رمز توحید از بر است

در انہی الرَّحْمَنَ عَبْدًا مضمّر است

مصرع ثانی میں عربی ترکیب، (طبع اول: ص ۱۲) قرآن پاک (سورہ مریم: ۹۳) سے ماخوذ ہے، مگر اقبال نے یہ تصرف کیا ہے کہ لفظ ”اتی“ لکھا ہے جو وزن پر پورا نہیں اُترتا۔ وزن میں ”اتی“ آتا ہے۔ بہر حال ”اتی“ لکھیں یا ”اتی“ دونوں صورتیں قرآن کے متن (اتی) سے مختلف ہیں۔ اس طرح یہاں موجود لفظ بے معنی ہو کر رہ گیا یہ شعر کی اہم خامی ہے۔ اقبال نے رموزِ بے خودی کے طبع دوم (اسرار و رموز یکجا، اول ۱۹۲۳ء) میں بہت سی ترامیم کیں، مگر تعجب ہے کہ اس اہم فروگذاشت پر انہیں توجہ نہیں ہو سکا، جس کے نتیجے میں ایک اہم غلطی باقی رہ گئی۔

رموزِ بے خودی کی اشاعت کے بعد، علامہ اقبال اس کا تیسرا حصہ بھی لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔<sup>۳۳</sup> ایک بار انہوں نے اس کے آغاز کی خبر دیتے ہوئے بتایا کہ ”یہ ایک قسم کی نئی منطق الطیر ہوگی“ اور اس کا نام انہوں نے ”حیاتِ مستقبلہ اسلامیہ“<sup>۳۴</sup> تجویز کیا تھا، مگر یہ موعودہ مثنوی کبھی طبع ہو کر منصفہ شہود پر نہ آسکی، ممکن ہے اس کے کچھ اشعار لکھ کر تلف کر دیے گئے ہوں۔

رموزِ بے خودی کا دوسرا ایڈیشن بطور اسرار و رموز (ہردو یکجا) طبع اول شائع ہوا۔

### اسرار و رموز (یکجا)

اسرارِ خودی کا دوسرا ایڈیشن اور رموزِ بے خودی کا پہلا ایڈیشن ختم ہونے پر دونوں مثنویوں کے نئے ایڈیشنوں کی اشاعت کا مسئلہ درپیش ہوا، تو علامہ اقبال نے دونوں کی یکجا اشاعت کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے دونوں مثنویوں پر نظر ثانی کر کے بعض اشعار میں ترامیم کیں اور کئی اشعار کا اضافہ بھی کیا۔

اسرار و رموز (یکجا) کے طبع اول پر سال اشاعت درج نہیں، تاہم اس کی اشاعت کا سال ۱۹۲۳ء ہے۔<sup>۳۵</sup> یہ اسرارِ خودی کی اشاعت سوم اور رموزِ بے خودی کی اشاعت دوم ہے۔

سرورق کے صفحہ نمبر ۳ پر چند سطرے مختصر دیباچہ ہے۔ یہ دیباچہ علامہ اقبال کے کسی نثری مجموعے میں شامل نہیں، اس لیے اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے:

### دیباچہ

اس ایڈیشن میں ناظرین کی سہولت کے لیے دونوں مثنویاں یعنی اسرارِ خودی اور رموزِ بے خودی یکجا

شائع کی جاتی ہیں۔ معمولی لفظی ترمیم کے علاوہ، مطالب کی مزید تشریح کے لیے بعض جگہ اشعار کا بھی اضافہ ہے، جن کی مجموعی تعداد سوا سو ہوگی۔ ایک دو جگہ نئے عنوان بھی قائم کیے گئے ہیں، مگر کتاب کی ترتیب میں کوئی فرق نہیں۔

### محمد اقبال

اسرار و رموز (یکجا) میں متعدد اشعار حذف کر دیے گئے، کئی حصوں میں ترمیم کی گئی اور بعض اشعار کا اضافہ بھی ہوا۔ تفصیل اس طرح ہے:

### (۱) محذوفات:

- رموزِ بے خودی:
- ۱- ص الف کا یہ شعر:  
اے بہ عشق دیگران دل باختہ جلوہ ہائے خویش را شناختہ (م)
  - ۲- ص ۲۴ کا یہ شعر:  
جانم از مظلومی او می تپد کله اشکِ خوں از دیدہ دل می چکد (م)
  - ۳- ص ۹۷ کے تین اشعار:  
سینے از دستِ مادر می خورد  
مزدِ روشستن زما در گیرد او  
چشم او ہر لحظہ بر اشیا فتد  
از لیش ہر دم سولے می چکد (م)
  - ۴- ص ۱۱۴ کے حاشیے میں مندرج سعید ابن مسیب کا ایک قول (یہ قول ص ۱۲۴ پر نقل کیا جا چکا ہے)۔
  - ۵- ص ۱۸۶ کا یہ شعر:  
تاباغت<sup>۱۸</sup> رنگِ خویش انداخت است  
احمرت را غیرِ اصفر ساخت است
  - ۶- آخری صفحے پر حقوقِ اشاعت سے متعلق ”اعلان“ (یہ عبارت گذشتہ صفحات میں نقل کی جا چکی ہے)۔

### (ب) اضافات:

- ۱- دیباچہ (گذشتہ صفحات میں نقل کیا جا چکا ہے)۔
- ۲- ص ۹۲ (رموزِ بے خودی) پر مولانا روم کا یہ شعر:  
جہد کن در..... (کلیات: ص ۸۰)

اقبالیات ۵۹:۱-۳ — جنوری- جولائی ۲۰۱۸ء ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی — رموز بیخودی.....

- ۳- ص ۱۱۱ کا عنوان:  
”مجاورہ تیر و شمشیر.....“ (کلیات: ص ۹۷)
- ۴- ص ۱۱۹-۱۲۰ پر ایک نئے عنوان:  
”در معنی ایں کہ مقصود رسالت محمدیہ تشکیل و تاسیس حریت و مساوات و اخوت بنی نوع آدم است“ کے تحت ابتدائی سولہ اشعار..... (کلیات: ص ۱۰۳-۱۰۴)
- ۵- اسرار و رموز: ص ۱۲۹ کا شعر نمبر ۴ (پیش پیغمبر.....)، شعر نمبر ۵ (در شائش.....)، ص ۱۳۰ کے گیارہ اشعار (از: آں مقامش..... تا مسلم استی.....) اور ص ۱۳۱ کے دو اشعار (می نگنجد..... اور: دل بدست آور.....) کل پندرہ اشعار (کلیات: ص ۱۱۲-۱۱۳)۔
- ۶- ص ۱۲۹، ۱۳۰ کے حواشی (کلیات: ص ۱۱۲-۱۱۳)
- ۷- ص ۱۳۳ کا عنوان:  
”در معنی ایں کہ وطن اساس ملت نیست“ (کلیات: ص ۱۱۵)۔
- ۸- ص ۱۲۳-۱۲۴ پر ایک نئے عنوان:  
”در معنی ایں کہ در زمانہ انحطاط تقلید از اجتہاد اولی تراست“ کے تحت شعر نمبر ۲ (بزم اقوام کہن.....) تا شعر ۱۶ (اے پریشاں محفل.....) کل پندرہ اشعار۔ (کلیات: ص ۱۲۲-۱۲۵)
- ۹- ص ۱۵۲ پر دو اشعار:  
شعر نمبر ۵: مرشد رومی.....  
اور: شعر نمبر ۶: مگسل از ختم الرسل..... (کلیات: ص ۱۳۱-۱۳۲)۔
- ۱۰- ص ۱۵۵ کا شعر نمبر ۲: (گر نظر داری.....) اور نمبر ۶ (فکر خام تو.....) تا نمبر ۱۲ (سازِ خواہیدہ.....) ص ۱۵۶ کا شعر نمبر ۱ (دمبدم مشکل.....) کل نو، اشعار (کلیات: ص ۱۳۲)
- ۱۱- ص ۱۶۷ کا آخری شعر: قطرہ کز..... (کلیات: ص ۱۳۲)
- ۱۲- ص ۱۶۸ کا شعر نمبر ۱: (چوں بدریا.....)، نمبر ۲ (چوں صبا.....) اور نمبر ۴ (حرف چوں طائر.....) (کلیات: ص ۱۳۲)
- ۱۳- ص ۱۶۸ کا حاشیہ نمبر ۱ (کلیات: ص ۱۳۲)
- ۱۴- ص ۱۸۷ کے آخری دو اشعار:  
(۱) چوں نظر در پردہ ہائے.....  
(۲) در جہاں مثل حباب..... (کلیات: ص ۱۶۱)
- ۱۵- ص ۱۹۰ کے دو اشعار:

(۱) امت او مثل او.....

(۲) نور حق را کس..... (کلیات: ص ۱۶۳)

### (ج) ترا میم

اسرار و رموز (یکجا) میں بعض اشعار و مصارح کو ترا میم کے ذریعے، نئی صورت دی گئی۔ اس کی وضاحت گوشوارے سے ہوتی ہے جو راقم کی کتاب تصانیف اقبال، طبع ۲۰۱۱ء، ص ۱۳۱-۱۳۲، میں دیکھا جاسکتا ہے۔

### (د) تقدیم و تاخیر

اسرار و رموز (یکجا) میں بعض مقامات پر ترتیب اشعار و مصارح میں تقدیم و تاخیر کی گئی ہے۔  
صفحہ رموز بے خودی، اول صفحہ اسرار و رموز (یکجا)  
ب یہ شعر: ۹۳ اس شعر کو باب کا تیسرا شعر بنا دیا گیا ہے۔

اے نظر بر حسن تر.....

ترتیب کے اعتبار سے اس باب کا چھٹا شعر ہے۔

۹ اس شعر کی یہ صورت ہے: ۱۰۳ مصرعوں کو الٹ دیا گیا ہے:

گلستاں در دشت و در پیدا کند تازہ اندازِ نظر پیدا کند

تازہ اندازِ نظر پیدا کند گلستاں در دشت و در پیدا کند

۶۳ اشعار کی ترتیب اس طرح تھی: ۱۴۳ دوسرے شعر کو باب: ”در معنی این کہ در

(۱) فکر شاں رسید.....

(۲) عہد حاضر فتنہ.....

۱۴۴ دوسرے شعر کو اس باب کا سترہواں شعر بنا دیا گیا۔

(۱) اے کہ از اسرارِ دین.....

(۲) نقش بردل.....

۷۸ اشعار کی ترتیب اس طرح تھی: ۱۵۵ دوسرے شعر کو باب ”در معنی این کہ حیات

(۱) گر چه مثل یو.....

(۲) آتش او دم بخولیش.....

اقبالیات ۵۹:۳۱— جنوری- جولائی ۲۰۱۸ء

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی— رموزِ بنجودی.....

۱۲۱-۲۰ اشعار کی ترتیب اس طرح تھی: پہلے شعر کو اس بند کا چوتھا شعر بنا دیا گیا۔

(۱) ازخزانش خاک تو.....

(۲) علم غیر آموختی.....

اسرار و رموز (یکجا) کے زیر نظر پہلے ایڈیشن میں اسرارِ خودی (طبع دوم) اور رموزِ بے خودی (طبع اول) کی متعدد اغلاط درست کر دی گئی ہیں۔ بعض رہ گئیں اور بعض نئی اغلاط رو پذیر ہو گئیں۔ ان کی تفصیل کے لیے دیکھیے: راقم کی کتاب تصانیف اقبال (طبع ۲۰۱۱ء) ص ۱۳۱-۱۳۱

اسرار و رموز کا دوسرا ایڈیشن (اسرارِ خودی، طبع چہارم اور رموزِ بے خودی، طبع سوم) نسبتاً بڑی تقطیع پر شائع ہوا۔ سرورق پر نمبر لگانے والی مشین سے سال ۱۹۲۸ء درج کیا گیا ہے۔ مختلف کتب خانوں میں اس ایڈیشن کے جو نسخے، راقم الحروف کی نظر سے گزرے، ان سب پر اسی طرح نمبر لگانے والی مشین سے سال اشاعت درج ہے۔ غالباً طباعت کے وقت سال اشاعت نہ لکھا جاسکا، اس لیے بعد میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔

بالعموم، شعری مجموعوں کی کتابت، عبدالحمید پرویس رقم کیا کرتے تھے، مگر اس ایڈیشن کی کتابت ”محمد حسن خوشنویس چوک متی لاہور“ نے کی ہے۔ اسی زمانے میں مطبوعہ زبورِ عجم (۱۹۲۷ء) کی کتابت بھی ایک اور خوش نویس (محمد صدیق) نے کی۔ کسی غیر معمولی سبب سے، کتابت پرویس رقم کے بجائے محمد حسن اور محمد صدیق سے کرائی گئی۔ ممکن ہے ان ایام میں منشی عبدالحمید، لاہور میں موجود نہ ہوں۔ اسرار و رموز کے اس ایڈیشن کی تقطیع (۱۹×۱۳ اس م) سابق ایڈیشن سے قدرے بڑی ہے مگر بارہ سطر مسطر برقرار رکھا گیا ہے۔ مختلف ابواب کے آغاز و اختتام اور اشعار و حواشی کی ترتیب وغیرہ میں سابق ایڈیشن کا اتباع کیا گیا ہے۔ سرورق کی عبارت حسب سابق ہے، مگر سرورق کے اندر، سرورق کے صفحہ نمبر ۲ سے دینا چھ حذف کر دیا گیا ہے اور اس جگہ بار اشاعت کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے:

اسرارِ خودی: اشاعت چہارم

رموزِ بے خودی: اشاعت سوم

۱۹۲۸ء کے اس ایڈیشن میں طبع اول (یکجا، ۱۹۲۳ء) کے بعض اغلاط کی اصلاح ہو گئی، مگر بعض رہ گئیں اور چند نئی اغلاط رو پذیر ہو گئیں (تفصیل کے لیے دیکھیے: راقم کی کتاب تصانیف اقبال (طبع ۲۰۱۱ء) صفحات ۱۳۲-۱۳۳)

متذکرہ بالا ایڈیشن، علامہ اقبال کی زندگی میں اشاعت پذیر ہونے والا، اسرار و رموز کا آخری ایڈیشن تھا۔ اگلا ایڈیشن بارہ برس کے وقفے سے ۱۹۴۰ء میں چھپا۔ یہ اسرار و رموز (یکجا) کا تیسرا ایڈیشن تھا۔ پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں سرورق کی پیشانی پر تسمیہ کے علامتی یا ابجدی اعداد ”۷۸۶“ درج کیے گئے

تھے، اس اڈیشن میں، انھیں غالباً نادانستہ طور پر، ترک کر دیا گیا۔ اقبال کی وفات کے بعد، شائع ہونے والے اس پہلے اڈیشن پر حقوق اشاعت سے متعلق یہ جملہ پہلی بار درج کیا گیا: ”جملہ حقوق مع حق ترجمہ بحق جاوید اقبال خلف الصدق علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال علیہ الرحمۃ محفوظ ہیں“۔ قلم قدرے جلی ہے تاہم ابواب کے آغاز و اختتام پر، اشعار و حواشی کی ترتیب وغیرہ میں سابقہ اڈیشن (۱۹۲۸ء) ہی پیش نظر رہا ہے۔

یہ اغلاط، تعداد میں، سابقہ اشاعتوں کے مقابلے میں خاصی کم ہیں۔ جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خوش نویس اور نگران اشاعت نے نسبتاً زیادہ تردد اور احتیاط سے کام لیا۔ علامہ اقبال کی وفات کے بعد شائع ہونے والا یہ پہلا ایڈیشن تھا۔ جو ۱۹۷۱ء تک جو کئی بار (۱۹۲۸ء، ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۴ء، ۱۹۶۶ء، ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۱ء) شائع ہوا۔

۱۹۷۲ء میں، تمام شعری مجموعوں کی کتابت از سر نو کرائی گئی، چنانچہ اسرار و رموز کے بعد کے اڈیشن (۱۹۷۶ء و مابعد) اسی نئی کتابت (از محمود اللہ صدیقی) سے طبع کیے گئے ہیں۔ یہ ہے رموز بیخودی کی اشاعت کی ایک سو سال کی مختصر کہانی۔



## حوالہ جات و حواشی

- ۱- صحیفہ، اقبال نمبر، اول، ۱۹۷۳ء: ص ۱۵۳
  - ۲- اقبال نامہ، اول: ص ۲۳۔
  - ۳- چند یادیں، چند تأثرات: ص ۴۷
  - ۴- بجنوری کے مضمون کا متن ملاحظہ کیجیے: *Tributes to Iqbal*، مرتب: محمد حنیف شاہد (ص ۱۴۷-۱۵۵)۔ اس ضمن میں ایک بیان جا بر علی سید کا ہے جو محفل نظر ہے۔ (اقبال - ایک مطالعہ: ص ۱۰۴)
  - ۵- ملاحظہ کیجیے:
- (الف) شاد اقبال: ص ۳ اور ۲۸



اقبالیات ۵۹:۱، ۳— جنوری۔ جولائی ۲۰۱۸ء

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی — رموز بیخودی.....

- (ب) اقبال نامہ، اول: ص ۲۳ اور ۷۹
- (ج) اقبال نامہ، دوم: ص ۵۳
- (د) صحیفہ، اقبال نمبر، اول ۱۹۷۳ء: ص ۱۵۳
- ۶۔ جن دنوں میں اقبال رموز بے خودی لکھ رہے تھے، خط کتابت کے ذریعے مولانا گرامی سے برابر مشورہ لیتے رہے۔ ملاحظہ کیجیے: مکاتیب اقبال بنام گرامی: صفحات ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۱ اور ۱۳۳۔
- ۷۔ ملاحظہ کیجیے: مسودہ رموز بے خودی: نمبر A/M 1977-199 مخزنہ اقبال میوزیم لاہور۔
- ۸۔ عبدالعزیز، پریس برانچ میں officer-in-charge تھے۔ بعد ازاں انجمن حمایت اسلام کے آنریری سیکرٹری رہے۔ مزید دیکھیں حیات اقبال کی گم شدہ کڑیاں: ص ۱۵۶
- ۹۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی: ص ۱۳۶
- ۱۰۔ مکاتیب اقبال بنام نیاز: ص ۱۱
- ۱۱۔ کتاب چھپ کر تیار ہے۔ (شاد اقبال: ص ۸۲)
- ۱۲۔ رموز بے خودی طبع اول کے سرورق کا عکس Iqbal in Pictures میں شامل ہے۔
- ۱۳۔ اقبال نامہ، دوم: ص ۷۵
- ۱۴۔ مکاتیب اقبال بنام گرامی: ص ۱۲۲
- ۱۵۔ شاد اقبال: ص ۷۹
- ۱۶۔ اس دور کی بعض کتابوں کے کوائف اس طرح ہیں:

کتاب	پرنٹ لائن
پیام مشرق	طبع اول ۱۹۲۳ء در مطبع کریبی واقع لاہور باہتمام میر امیر بخش طبع گردید
اسرار و رموز، یکجا	ایضاً
بانگِ درا	طبع اول ۱۹۲۳ء کریبی پریس لاہور نزد کوٹوالی قدیم باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر چھپی۔
پیام مشرق	طبع دوم ۱۹۲۳ء میر امیر بخش صاحب مرحوم کے کریبی پریس لاہور میں باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر چھپی

پیام مشرق، طبع اول اور اسرار و رموز یکجا کی پرنٹ لائن ایک ہی ہے۔ پیام مشرق طبع اول ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی، اس اعتبار سے قرین قیاس ہے کہ اسرار و رموز بھی اسی سال ۱۹۲۳ء میں چھپی ہوگی، کیونکہ اگر یہ اگلے برس (۱۹۲۳ء) میں چھپتی تو اس کی پرنٹ لائن بھی بانگِ درا طبع اول اور پیام مشرق دوم کی پرنٹ لائن کے مطابق ہوتی۔ غالباً میر امیر بخش ۱۹۲۳ء کے آخر میں (پیام مشرق اول اور اسرار و رموز، یکجا کی اشاعت کے بعد) فوت ہو گئے۔ اس لیے ۱۹۲۳ء میں شائع ہونے والی دونوں کتابوں کی پرنٹ لائن میں تبدیلی کر دی گئی۔ (میر امیر بخش معروف ادیب اور محقق مشفق خواجہ (م: ۲۰۰۵ء) کے نانا تھے اور میر قدرت اللہ ان کے ماموں۔ ایک بار خواجہ صاحب نے راقم کو بتایا کہ میر قدرت اللہ کچھ عرصہ کریبی پریس کو چلاتے رہے، پھر انھوں نے پریس عنایت اللہ صاحب کو فروخت کر دیا تھا۔ انھوں نے کچھ عرصے بعد پریس کا ساز و سامان بیچ دیا، اس طرح کریبی پریس ختم

اقبالیات ۳۱:۵۹ — جنوری - جولائی ۲۰۱۸ء

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی — رموزِ بنجودی.....

ہو گیا۔)

۱۷- اس شعر کے بارے میں مولانا مہر کی یہ وضاحت: ”ایک مقام پر یہ شعر لکھا تھا، پھر قلم زد کر دیا“ (سرودِ رفتہ: ص ۲۵۶) مبہم ہے۔ انہوں نے اس شعر کو ”ترمیم شدہ شکل“ کے زیر عنوان درج کیا ہے، مگر یہ نہیں واضح کیا کہ اس کی ابتدائی صورت کیا تھی۔ حقیقت میں یہ شعر طبعِ اول میں موجود تھا، مگر اسرار و رموز (یکجا) میں اسے حذف کر دیا گیا۔

۱۸- مولانا مہر نے ”بانگش“ لکھا ہے (سرودِ رفتہ: ص ۲۵۸) مگر طبعِ اول میں ”بانغت“ ہے (اول: ص ۱۲۰)۔

